انٹرویو :- محمد رفیق صاحب اختر - اسلام آباد

ایک معروف شیعہ رہنما کے فرزند علامہ عرفان عابدی سے انٹرویو

شیعیت چھوڑنے کے بعد کیا گذری

> معروف شیعہ رہنما اور شیعہ جماعت کے ایک گروہ کے قائد علامہ سید حامد علی موسوی کے فرزند اور معروف شیعہ عالم علامہ عرفان حیدری پچھلے دنوں شیعہ مذہب ترک کر کے سنّی مذہب قبول کرنے کا اعلان کیا۔ اس اعلان کے بعد ان پر کیا گذری۔ اس انٹرویو میں انھوں نے حالات، سوانح اور ذھنی تاثرات و خیالات پر روشنی ڈالی ہے۔ (ادارہ)

۹ اگست ۱۹۸۷ء کو اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر پر ملک کے تمام مذہبی حلقوں میں شدید حیرت و استعجاب کی لہر دوڑ گئی کہ "سید عرفان حیدر عابدی نے شیعہ مذہب سے تائب ہو کر شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے سنّی مذہب قبول کر لیا ہے۔ سید عرفان حیدر عابدی شیعہ مذہب کے ایک بلند پایہ مبلغ اور واعظ و ذاکر رہے ہیں۔ اور سید حامد علی موسوی جو فقہ جعفریہ کے قائد ہیں کے صاحب زادہ ہیں۔ اب انہوں نے اعلان کیا ہے کہ میں اپنی باقی زندگی سنی مذہب کی تبلیغ و اشاعت میں گذاروں گا۔ خدا تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائے اور تمام امت کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین روزنامہ جنگ لاہور ۹ راگست ۱۹۸۷ء صہ۲

اگر ہم اپنی تاریخ پر نظر ڈالیں تو اس حقیقت سے انکار کی جسارت نہیں کی جاسکتی کہ جس شخص نے بھی اندھی تقلید اور شخصیت پرستی سے دور رہ کر اسلام جیسے عالمگیر اور آفاقی دین کا صرف جستجوئے حق اور صراطِ مستقیم کو پانے کے لئے مطالعہ کیا چاہے وہ کسی بھی مذہب یا مکتبِ فکر سے تعلق کیوں نہ رکھتا ہو سید عرفان حیدر عابدی صاحب کی طرح یہی اعلان کرنے پر مجبور ہوا۔ تو یہ اس لحاظ سے کوئی پہلا اور تعجب خیز واقعہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ دیگر تمام مکاتبِ فکر اور بالخصوص رافضیوں کے لئے لمحہ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

علامہ سید عرفان حیدر عابدی صاحب ملک کے ایک اہم شیعہ گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ ان کی تعلیم و تربیت شیعہ مکتب فکر سے متعلق مدارس ہی میں مکمل ہوئی۔ اور ایک عرصہ تک رافضیت کی تبلیغ کرتے رہے۔ مگر مطمئن نہ ہونے کے باعث تلاش حق کے لئے اکابرین و اسلاف کی تحریروں کے آئینہ میں دین کی تفہیم و تشریح کا بغور مطالعہ کرتے رہے۔ پھر بالآخر انہوں نے حقیقت منکشف ہونے پر حق کو دل و جان سے قبول کرتے ہوئے امت کے اجماعی عقیدہ پر ایمان لاکر سواد اعظم میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً چالیس سال ہے۔

گذشتہ روز ۱۴ راکتوبر کو بوقت مغرب مرکزی جامع مسجد اسلام آباد میں علامہ عرفان حیدر عابدی صاحب سے راقم کی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ کی مجلس میں ملاقات ہوئی۔ تو انہوں نے سواد اعظم اہل سنت میں اعلان شمولیت کے بعد امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن سے متعلق افراد کی طرف سے اپنے اغوا اور تشدد کی مختصر روداد سنائی۔ تو راقم نے انہیں ایک تفصیلی انٹرویو دینے پر اصرار کیا۔ جس پر انہوں نے بہ خوشی آمادگی کا اظہار کیا۔ یہ ان کا پہلا تفصیلی انٹرویو ہے۔ جو سپرد قلم کیا جارہا ہے۔

س۔ آپ نے اپنی تعلیم کہاں مکمل کی۔ اور پھر اس کے بعد کیا شغل اختیار کیا؟

ج۔ میں نے قرآن پاک اور ابتدائی تعلیم جلال پور ضلع سرگودھا میں حاصل کی۔ اس کے بعد جامع اہل بیت اسلام آباد میں زیر تعلیم رہا پھر چار سال جامعۃ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں کتابیں پڑھیں۔ اس کے بعد ۱۹۶۱ء میں مجھے والد صاحب نے نجف اشرف بھیجدیا۔ جہاں دو سال تک تعلیم مکمل کی اور ایک سال قم میں گذارا کہ ایک امتحان دینا جو لازمی ہوتا ہے۔ تب سند ملتی ہے۔

تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں واپس پاکستان آیا تو مجھے اسلام آباد میں شیعہ حضرات کی جامع مسجد میں جہاں آج کل فیض علی شاہ صاحب ہیں خطیب مقرر کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد میں شیخوپورہ چلا گیا۔ اس کے بعد میں جامع محمدیہ عالی روڈ گلبرگ میں بحیثیت خطیب شیعہ مسلک کی تبلیغ کا فریضہ انجام دیتا رہا۔

س۔ آپ کن وجوہات کی بنا پر شیعہ مذہب کو ترک کرنے پر مجبور ہوئے؟

ج۔ شیعہ مسلک کے مبلغ ہونے کے باوجود مجھے شرح صدر حاصل نہیں تھا۔ اس لئے میں علماء اہلسنت کی کتب کا مطالعہ بھی کرتا تھا۔ علماء دیوبند میں سے بعض بزرگوں کی کتابوں سے بہت متاثر ہوا۔ اور چند اہم وجوہات جن کی وجہ سے میں اس مذہب کو باطل یقین کرتے ہوئے تائب ہونے پر مجبور ہوا یہ ہیں۔

۲۱ رمضان المبارک کو شیعہ حضرات حضرت علیؓ کا جنازہ نکالتے ہیں گذشتہ رمضان میں جب یہ رسم ادا ہو رہی تھی تو حسب سابق مبلغین و ذاکرین کی ایک کثیر تعداد موجود تھی تو اس وقت سب نے اصحاب رسولؐ پر تبرٰی کرنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا کہ جس قدر میں نے تحقیق کی ہے ہمارے کسی امام نے ان حضرات پر لعنت نہیں بھیجی۔ تو اس وقت

میرے والد صاحب سید حامد علی موسوی جو آج کل رافضیوں کے ایک گروپ کے قائد ہیں فرمانے لگے کہ آپ کو معلوم ہونا چاہئے تو لی اور تبری ہمارے مذہب کا ایک اہم جز اور حصہ ہیں۔ تو اس پر میں نے والد صاحب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے حضرت ابوبکر صدیق پر سب کیا۔ لیکن جب حضرت عمرؓ پر تبری شروع کیا تو میری زبان بند ہو گئی۔ اور کافی دیر تک میری قوت گویائی سلب رہی۔ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میرے توبہ کرنے اور خدا سے معافی مانگنے پر میری زبان نے دوبارہ چلنا شروع کیا تو اس پر میرا یقین کامل ہوا کہ اصحابؓ رسولؐ سچے ہیں اور یہ ابن سبا یہودی کی نسل اپنے اس ملعون عمل سے اہل بیت کو بھی بدنام کر رہی ہے۔

۲۔ شیعہ حضرات ام المومنین حضرت عائشہؓ۔ اور حضرت حفصہؓ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ میں نے سوچا کہ معاذ اللہ اگر یہ عورتیں اتنے برے کردار کی مالک تھیں تو خدا نے اپنے پیغمبر کو ان سے شادی کرنے سے کیوں نہ روکا۔ تحقیق سے میں اس نتیجے پر پہنچا کہ یہ ایک یہودیانہ سازش کا نتیجہ ہے۔ اہل تشیع قرآن مجید کو تحریف شدہ تصور کرتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

۴۔ شیعہ مبلغین اور ذاکر اپنے مذہب کی تبلیغ رقم طے کر کے سرانجام دیتے ہیں ان کے اس عمل سے میں شدید بدظن ہوا۔

۵۔ میں نے شیعہ مذہب کے مبلغین اور ذاکرین کی اکثریت کو جو بہ دعویٰ خود "محبان اہلبیت" کہلاتے ہیں فسق و فجور میں مبتلا پایا۔

س۔ مسلک اہلسنت قبول کرنے کے اعلان کے بعد شیعہ ملت کی طرف سے کیا ردعمل ہوا؟

ج۔ مجھے ۱۲ اگست کی رات کو تقریباً گیارہ بجے جامعۃ المنتظر کے طلباء نے جن میں اکثریت بلتستانی سٹوڈنٹس کی تھی ماڈل ٹاؤن روڈ لاہور سے اغوا کر کے جامعۃ المنتظر کے کمرہ نمبر ۲۲ میں لے گئے۔ یہاں مجھے حبس بے جا میں رکھا گیا اور معافی نامہ تحریر کر دینے کا مطالبہ کرتے رہے۔ اس کے بعد مجھے بذریعہ کار مرکزی امام باڑہ بلاک نمبر ۷ سٹلائٹ ٹاؤن میں مولوی غلام جعفر نجفی کے پاس لایا گیا۔ یہاں کئی دن بند رکھنے کے بعد ڈھڈیال لائے۔ اور تقریباً پندرہ دن تک جامعہ جعفریہ مدرسہ میں بند رکھا۔ اور اپنا مطالبہ دہراتے رہے۔ لیکن میرے مسلسل انکار پر مجھے چوآ سیدن شاہ منتقل کر دیا گیا۔ یہاں رات کو پہاڑوں پر لے جایا جاتا اور خوب تشدد کیا جاتا رہا۔ لیکن خدا نے مجھے ثابت قدم رکھا۔ اس کے بعد مجھے امام باڑہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں لایا گیا۔ اور یہاں اٹھارہ دن تک بند رکھا۔ یہاں مجھ پر تشدد تو نہیں کیا مگر اپنے مطالبہ پر اصرار جاری رہا۔ واضح رہے کہ یہ امام باڑہ اور ہمارا گھر بالکل قریب قریب ہیں اور بالآخر آج ۱۴ اکتوبر کو صبح تین بجے میری والدہ صاحبہ نے مجھے یہ کہہ کر وہاں سے نکال دیا کہ "تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اپنے سابقہ مذہب پر قائم رہتے ہوئے اس روش کو ترک کر دو۔ ورنہ اس طرف کا کبھی رخ نہ کرنا۔"

س۔ آپ کی تعلیم نجف اشرف اور قم میں مکمل ہوئی، کیا وہاں ایران کے دینی مدارس میں بھی صحابہ کرامؓ کے خلاف یونہی زہر اگلا جاتا ہے اور اس کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے؟

ج۔ جی ہاں! یہ چیز وہاں کے تعلیمی نصاب میں شامل ہے۔ آپ ان کا "ترجمہ مقبول" دیکھ لیں۔

س۔ آپ کی ایران کے موجودہ انقلاب کے بارے میں کیا رائے ہے؟

ج۔ خمینی صاحب فقہ جعفریہ کے مطابق صحیح قوانین نافذ کر رہے ہیں۔

س۔ آپ نے ایک شیعہ عالم کی حیثیت سے فقہ جعفریہ کا ضرور بغور مطالعہ کیا ہوگا۔ تو کیا آپ فقہ جعفریہ کو خالص اسلامی تصور کرتے ہیں؟

ج۔ میں مکمل تحقیق کے باوجود فقہ جعفریہ کو قرآن و سنّت کا ماخذ پانے میں ناکام رہا ہوں اس لئے اسے خالص اسلامی قرار نہیں دے سکتا۔

س۔ آپ کے بیوی بچوں کی طرف سے کیا ردعمل ظاہر ہوا؟

ج۔ میری بیوی نے ملتان میں مجھ پر تنسیخ نکاح کا دعویٰ کر دیا ہے۔ میرا لڑکا بھی زبردست مخالف بن گیا ہے صرف میری ایک لڑکی میرا ساتھ دے رہی ہے جسے میں نے ملتان میں ایک کرائے کے مکان میں ٹھہرایا ہے۔ اور کرایہ وغیرہ کا انتظام بھی مولانا عبدالستار تونسوی صاحب نے اپنے ذمہ لیا ہے۔

س۔ آپ کے والد صاحب کی طرف سے بطور ردعمل کیا اظہار ہوا ہے؟

ج۔ والد صاحب نے مجھے یہ کہا ہے کہ مذہب حق "شیعہ" کو قبول کرتے ہوئے باز آجاؤ۔ ورنہ میں تمہیں عاق کر دوں گا۔ اور اپنی تمام جائیداد مدرسہ کے نام منتقل کر دوں گا۔ اور اگر تم میرے لئے حد درجہ بدنامی و رسوائی کا باعث بنے تو تمہیں قتل بھی کرایا جا سکتا ہے۔

س۔ تو کیا اب آپ کو اپنے اعزہ یا دوسرے شیعہ حضرات کی طرف سے کچھ خطرات ہیں؟

ج۔ جی ہاں! خطرات تو پوری شیعہ قوم سے ہیں۔ مجھے پہلے بھی قتل کی دھمکیاں دی جا چکی ہیں۔ اس لئے مجھے اپنی جان کا خطرہ تو ضرور ہے۔

س۔ علماء اہلسنت میں سے کن حضرات نے آپ کی حوصلہ افزائی کی ہے؟

ج۔ مولانا محمد مالک کاندھلوی۔ علامہ خالد محمود صاحب۔ مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی۔ مولانا عبدالقادر صاحب آزاد۔ اور مولانا عبداللہ صاحب سے میں مل چکا ہوں۔ اور ان حضرات نے میری خوب حوصلہ افزائی کی ہے۔

واضح رہے کہ ان سب علماء کا تعلق دیوبند مکتب فکر سے ہے۔ اور یہ اپنی ایک تاریخ رکھتے ہیں۔ علماء دیوبند نے

وقت کی جابر فرنگی حکومت کا مقابلہ کیا۔ رافضیت وسبائیت اور مرزائیت کا بھی ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ غرضیکہ ہر فتنہ کی سرکوبی کے لئے علماء دیوبند برسرِ میدان جہاد کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

س۔ امامیہ شیعہ کونسل پاکستان کی طرف سے آپ کے بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ یہ سید حامد علی موسوی کے فرزند نہیں ہیں۔ بلکہ کسی امیر عباس مرحوم نامی شخص کے صاحب زادہ ہیں۔ یہ بات کہاں تک درست ہے؟

ج۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اگر یہ بیان کسی ذمہ دار شخص کی طرف سے ہوتا تو میں اس کے خلاف جواباً کوئی قدم اٹھاتا۔ ویسے بھی امامیہ کونسل سے متعلق کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ میرے باپ کے بارے میں تحقیق اور نشان دہی کرے۔ پھر میں کوئی طفلِ مکتب نہیں ہوں۔

ماہنامہ **طیّب** دیوبند

امام العصر علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ کی مشترکہ علمی یادگار

مدیرِ اعلیٰ: مولانا سید محمد ازہر شاہ قیصر

مدیرِ مسئول: سید نسیم اختر شاہ قیصر

★ دیوبند کی علمی۔ دینی تحریری اور ثقافتی روایات کا علمبردار

★ مسلمانوں کی موجودہ نوجوان نسل کے لئے ایک نئی دعوتِ فکر

★ ایک رسالہ سے صحیح الفکر علماء اور مفکرین کی ایک جماعت مرتب کر رہی ہے۔

★ ماہنامہ طیّب کے مطالعہ سے اپنی پوری زندگی میں فکر و نظر کی توانائی اور عرصۂ زندگی میں سعی و جدوجہد کا ایک نیا خزانہ آپ پا سکتے ہیں۔

پاکستان سے سالانہ چندہ مبلغ ۵۰ روپے۔ شائقین اپنا زرِ تعاون حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان کو روانہ کرکے رسید ماہنامہ طیّب دیوبند (بھارت) کو روانہ کریں۔ رسالہ جاری ہو جائے گا۔

منیجر ماہنامہ طیّب دیوبند —— ضلع سہارنپور۔ یو پی

پاکستان کی اقتصادی ترقی میں
قدم بہ قدم شریک

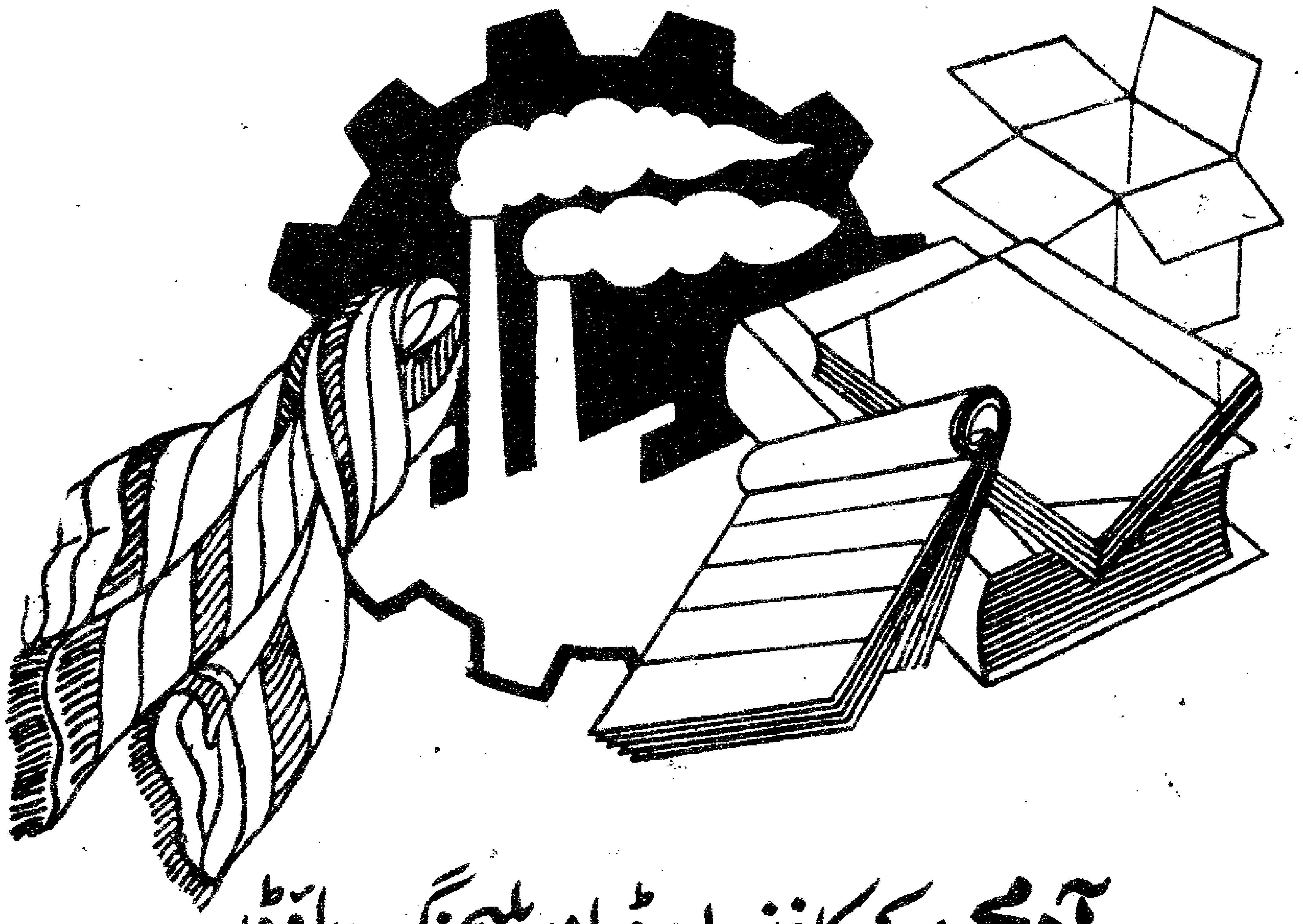

آدمجی کے کاغذ۔ بورڈ اور بلیچنگ پاؤڈر

adamjee

آدمجی پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ

آدمجی ہاؤس۔ پی۔ او بکس ۴۳۳۲ ۔ آئی۔ آئی چندریگر روڈ۔ کراچی ۲

NATIONAL 45 H